صلیبی سازشیں

(عبداللہ صالح علوان)

پہلی صلیبی جنگیں جو دو صدیوں تک جاری رہیں ان میں اسلام کی بیخ کنی کرنے میں ناکامی کے بعد عیسائیوں نے بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا، اور نہایت عیاری سے منصوبہ تیار کیا، اور اسلام اور امت مسلمہ کو ختم کرنے اور ان کی بیخ کنی کے لئے نہایت گھناؤنی سازش تیار کی، ان کے تدریجی منصوبے درجِ ذیل تھے:

اولاً: خلافتِ اسلامیہ جو دولت عثمانیہ کی شکل میں موجود تھی اس کو ختم کر کے حکومتِ اسلامیہ کو ختم کرنا، چنانچہ وہ عیسائیت جو انگریز، یونانیوں، اٹلیوں اور فرانسیسیوں کی شکل میں موجود تھی اس نے دولت عثمانیہ کے ڈھیلے پن اور کمزوری اور آپس کے اختلافات سے فائدہ اٹھایا اور خونخوار بھیڑیے کی طرح اپنے عظیم لشکر کے ساتھ چڑھائی کر کے ترکی کی تمام سرزمین پر قبضہ کر لیا جس میں دارالخلافہ استنبول بھی شامل ہے، اور جب دونوں متحارب گروہوں کے درمیان صلح کے لئے بات چیت کرنے کے لئے ''لوزان کانفرنس'' میں گفت وشنید کی ابتداء ہوئی تو انگریز نے ترکی کے سب سے بڑے خائن ''کمال اتاترک'' سے یہ شرط لگائی کہ وہ سرزمین ترکی سے اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک کہ مندرجہ ذیل شروط نافذ نہیں ہو جاتیں:

الف۔ خلافتِ اسلامیہ کا خاتمہ اور خلیفہ کو ترکی سے ملک بدر کرنا، اور اس کی جائیداد اور دولت کا ضبط کرنا۔

ب۔ ترکی یہ معاہدہ کرے کہ وہ ہر اس جماعت کو ختم کر دے گا جو خلافت کے انصار کے زیرِ اثر و زیرِ قیادت ہے۔

ج۔ ترکی اپنا تعلق اسلام سے توڑ لے۔

د۔ ترکی اپنے لئے اس دستور کے بجائے جو اسلام سے لیا گیا ہے ایک دوسرا دستور تیار کر لے۔

ان کے علاوہ شرعی عدالتوں، دینی مدارس، اوقاف اور میراث کے احکام کا خاتمہ، اذان کا

ترکی زبان میں دینا، عربی حروف کو لاتینی حروف سے بدلنا، اور جمعہ کے بجائے اتوار کو چھٹی کرنا بھی ان کی شروط میں داخل تھا، اور یہ سب کچھ ۱۹۲۸ء میں مکمل ہوگیا۔

خائن اتاترک نے ان شروط کو نافذ کیا، اور انگریز اوران کے حلیفوں نے ترکی کی آزادی واستقلال کو تسلیم کرلیا اور خلافتِ اسلامیہ کے خاتمے، حکومت کو لادینی مملکت بنانے اور اسلام سے جنگ کے سلسلہ میں اتاترک کی کوششوں کو سراہا۔

اور جب برطانیہ کا وزیرخارجہ کرزون برطانوی پارلیمنٹ میں ان واقعات کو بیان کرنے کھڑا ہوا جو ترکی مں پیش آئے تھے، تو بعض انگریز ممبران نے کرزون سے سخت سوالات کئے، اور اس پر تعجب کیا کہ برطانیہ نے ترکی کی آزادی واستقلال کو کیونکر تسلیم کرلیا حالانکہ یہ ممکن ہے کہ ترکی اپنے ساتھ اسلامی ممالک کو ملا کر اہل مغرب پر حملہ کردے، تو کرزون نے ان کے جواب میں یہ کہا: ہم نے ترکی کو اچھی طرح سے ختم کردیا ہے، آج کے بعد وہ کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوسکتے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اصل طاقت وقوت جو دو چیزوں کی شکل میں موجود تھی یعنی اسلام اور خلافت ان دونوں کو ہم نے ختم کردیا ہے، یہ سن کر تمام انگریز ممبران نے تالیاں بجائیں اور یہ بحث ختم ہوگئی۔(۱)

ثانیاً: قرآنِ کریم کو ختم اور نیست ونابود کرنا: اس لئے کہ عیسائیت یہ سمجھتی ہے کہ قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی قوت، عزت، عظمت اور قوت وثقافت کی طرف لوٹنے کا اساسی مرکز ومصدر ہے۔

۱۔ گولڈسٹون نے برطانوی پارلیمنٹ میں لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم ہاتھ میں اٹھا کر یہ کہا:

> جب تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں یہ قرآن موجود ہے اس وقت تک یورپ کو نہ مشرق پر غلبہ حاصل ہوسکتا ہے اور نہ ہی یورپ امن واطمینان سے رہ سکتا ہے۔(۲)

۲۔ اورعیسائی مبلغ ولیم جی فورڈ بالگراف کہتا ہے:

> جب قرآنِ کریم اور مکہ مدینہ عرب ملک سے ختم کردیا جائے گا تو اس وقت

۱۔ ملاحظہ ہو کتاب الارض والشعب۔ (۱۔۴۶) اور کتاب کیف ہدمت الخلافۃ (ص۔۱۹۰)

۲۔ ملاحظہ ہو کتاب الاسلام علی مفترق الطرق (ص۔۳۹)

ہمارے لئے یہ ممکن ہو گا کہ ہم عربوں کو مغربی ثقافت میں تدریجاً آگے بڑھتے ہوئے دیکھیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی کتاب سے دور رکھیں۔(۱)

۳۔ اور حاسد ترین مبلغ کیٹلی کہتا ہے:

ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن سے کام لیں، قرآن اسلام کے خلاف استعمال کیا جانے والا مفید ترین ہتھیار ہے، تاکہ ہم اس کو مکمل طور سے ختم کر دیں، ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے یہ بیان کریں کہ قرآن میں جو صحیح بات ہے وُہ کوئی نئی چیز نہیں، اور جو نئی چیز ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(۲)

۴۔ اور الجزائر کا فرانسیسی حاکم الجزائر پر قبضہ کے سو سال مکمل ہونے پر کہتا ہے:

ہمیں چاہئے کہ ہم عربی قرآن کو ان کے وجود اور درمیان سے نکال دیں، اور عربی زبان کو ان کی زبانوں سے کھینچ لیں، تاکہ ان پر غلبہ حاصل کر سکیں۔(۳)

یہ بات فرانس میں پیش آنے والے ایک عجیب حادثہ کی وجہ سے ابھری، اور واقعہ یہ ہے کہ الجزائری نوجوانوں کے نفوس اور دلوں سے قرآنِ کریم ختم کرنے کے لئے ایک عملی تجربہ کیا گیا، اور وہ اس طرح کہ دس مسلمان الجزائری لڑکیوں کا انتخاب کیا گیا، اور فرانسیسی حکومت نے انہیں فرانسیسی اسکولوں اور کالجوں میں داخل کیا، انہیں فرانسیسی لباس پہنایا اور ان کو فرانسیسی تہذیب کی تلقین کی، اور انہیں فرانسیسی زبان سکھائی، اور وہ پوری کی پوری فرانسیسی عورتوں کی طرح ہوگئیں۔

ان پر گیارہ سال محنت کرنے کے بعد فرانس نے ان کے فارغ التحصیل ہونے پر ایک شاندار مجلس منعقد کی، اور اس پروگرام میں وزراء، مفکرین اور اخبار نویسوں کو بلایا گیا، جب اس پارٹی کی ابتداء ہوئی تو اچانک ان سب کے سامنے الجزائر کی یہ نوجوان لڑکیاں اپنے اسلامی الجزائری لباس میں رونما ہوئیں۔

۱۔ جذور البلاء (ص۔۲۰۱) ۲۔ التبشیر والاستعمار (ص۔۴۰)

۳۔ مجلہ المنار، عدد ۹۔۱۱، ۱۹۶۲ء۔

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: الفقہاء کلھم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

اس پر فرانسیسی اخبارات و جرائد میں ایک طوفان برپا ہوگیا اور انہوں نے پوچھا کہ فرانس نے الجزائر میں ایک سو اٹھائیس سال گزارنے کے بعد بھی کیا کیا ہے؟!!

اس پر فرانسیسی مقبوضہ جات کے وزیر لاگوسٹ نے کہا کہ میں کیا کروں اس لئے کہ قرآن فرانس سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔(۱)

ثالثاً: مسلمانوں سے اسلامی فکر کا خاتمہ کرنا اور خدا سے ان کے تعلق کو منقطع کر دینا۔

تاکہ وہ اسلامی نظام سے آزاد ہو جائیں۔ اور الحاد و آزادی و اباحیت کے راستے پر چلیں، اور وہ اس طرح سے اسلام سے عاری ہو جائیں گے۔

۱۔ مبشرین کی القدس نامی کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۵ء میں مسیحی جمعیات کے سربراہ صموئیل زویمر کہتے ہیں کہ:

مسیحیت کے جس پرچار کے لئے آپ کو مسیحی حکومتوں نے مسلمانوں کے ملکوں میں کام کرنے کے لئے منتخب کیا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو مسیحیت میں داخل کیا جائے اس لئے کہ یہ تو ان کے لئے ہدایت کا ذریعہ اور اعزاز و اکرام ہے۔

آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ لوگ مسلمانوں کو اسلام سے نکال ڈالیں، تاکہ مسلمان ایک ایسی مخلوق بن جائیں جن کا اللہ سے کوئی تعلق نہ ہو، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کا ان اخلاقِ حسنہ سے کوئی رابطہ نہیں رہے گا جن پر قومیں دنیاوی حیات کے لئے اعتماد کیا کرتی ہیں، اور آپ اپنی اس تدبیر اور اس عمل کی وجہ سے ممالک اسلامیہ میں استعماری فتح کے ہراول دستہ بن جائیں گے، اور آپ تمام اسلامی ممالک میں تمام عقول کو اس بات پر آمادہ کر چکے ہوں گے کہ وہ اس راستہ پر چلنے کو قبول کرلیں جس کی آپ نے کوشش کی ہے اور وہ ہے مسلمان کو اسلام سے نکال دینا۔

آپ نے مسلمانوں کے دیار میں ایسی پود تیار کر لی ہے جو اللہ کے تعلق سے ناآشنا ہے، اور اس تعلق کو جاننا بھی نہیں چاہتی، اور آپ نے مسلمان کو اسلام سے خارج کر دیا اور اس کو مسیحیت میں داخل نہیں کیا۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ اسلامی نئی پود بالکل اس کے مطابق ہوگی جو استعمار چاہتا ہے کہ اسے عظیم الشان کاموں کی کوئی پرواہ نہ ہوگی، وہ راحت پسند سست و کاہل ہوگی اور دنیا میں اس کا مطمحِ نظر اور مقصود و مطلوب صرف شہوات ولذات ہوں گے، اگر وہ تعلیم حاصل کرے گا تو شہوات

۱۔ اخبار الایام، عدد۔ ۷۷۸۰، ۱۹۶۲ء۔

☆ امام مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

کے لئے، وہ ہر چیز کو شہوت پرستی کے لئے قربان کر دے گا۔ اے مبلغین نصرانیت! اس طرح سے آپ کا فرضِ منصبی اور ذمہ داری بہترین طریقے سے پوری ہو جائے گی۔ (۱)

۲۔ زویمر ہی کتاب ''الغارۃ علی العالم الاسلامی'' (عالم اسلامی پر چڑھائی) میں لکھتا ہے کہ:

> میسحیت کو مغربی ثقافت کے مقابلہ پر دوطرح کی برتری حاصل ہے: ایک برتری تخریب کی، اور دوسری برتری تعمیر کی، تعمیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مسلمان کو نصرانی و عیسائی بنا دیا جائے تاکہ وہ اپنی قوم کے خلاف مغربی ثقافت کا ساتھ دے۔ (۲)

۳۔ مبلغ ٹکلی کہتا ہے کہ: ہمیں چاہئے کہ ہم مغربی طرز کے لادینی اسکولوں کے کھولنے کی ہمت افزائی کریں اس لئے کہ جب بہت سے مسلمانوں نے مغربی اسکولوں وغیرہ کی کتابیں پڑھیں اور اجنبی غیرملکی زبانوں کو سیکھا تو اسلام اور قرآن کے بارے میں ان کا اعتقاد متزلزل ہو گیا ہے۔ (۳)

رابعاً: مسلمانوں کی وحدت کو ختم کرنا، تاکہ مسلمان کمزور و ذلیل اور بے قوت بے عزت و بے سہارا ہو جائیں۔

۱۔ پادری سیمون کہتا ہے کہ: عربی اسلامی اتحاد نے اسلامی ممالک و مسلمان قوموں کی آرزوں کو متحد وجمع کر رکھا ہے، اور یورپ کے غلبہ سے بچنے میں ان کا مدد و معاون ہے، اور عیسائیت کی تبلیغ اس وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور اس کی شان و شوکت ختم کرنے کا بہت بڑا اور اہم عامل ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم میسحیت کے ذریعے مسلمانوں کی توجہ اسلامی وحدت سے ہٹا دیں۔ (۴)

۲۔ مبلغ لارنس براؤن کہتا ہے کہ: جب مسلمان عربی شہنشائیت کے سایہ تلے جمع ہو جائیں گے تو یہ ممکن ہو جائے گا کہ وہ عالم کے لئے موجب لعنت اور خطرہ بن جائیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عالم کے لئے نعمت بن جائیں، لیکن اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے اور متفرق و منقسم رہے تو پھر وہ

۱۔ جذور البلاء، (ص۔۲۷۵)۔ ۲۔ الغارۃ علی العالم الاسلامی (ص۔۱۱)۔
۳۔ التبشیر والاستعمار، (ص۔۸۸) ۴۔ کیف ہدمت الخلافۃ (ص۔۱۹۰)۔

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)

بے وزن و بے تاثیر ہوں گے۔(۱)

۳۔ ۱۹۰۷ء میں ایک بہت بڑی یورپی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں برطانوی وزیر خارجہ کی سربراہی میں یورپی سیاست دانوں اور مفکرین کی ایک بڑی جماعت شریک تھی اس میں وزیر خارجہ نے افتتاحی تقریر میں کہا:

''یورپی ثقافت فناء و زوال کی طرف مائل ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کانفرنس میں ایسا مؤثر وسیلہ و سبب تلاش کریں جو ہماری ثقافت کو زوال سے بچالے۔''

کانفرنس میں ایک ماہ تک بحثیں و مناقشات ہوتے رہے اور شرکاء نے ان خارجی خطرات کو پیش کیا جو رو بزوال مغربی ثقافت کے خاتمہ کا ذریعہ بن سکتے ہیں، چنانچہ ان سب نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کا وجود یورپ کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔اس لئے اس کانفرنس میں یہ طے کیا گیا کہ کوئی ایسا طریقہ و تدبیر اختیار کی جائے (اور اس کے لئے تمام قوت صرف کردی جائے) تا کہ مشرقِ اوسط میں موجود حکومتوں میں کسی قسم کا اتحاد و اتفاق نہ ہو سکے، اس لئے کہ مشرقِ اوسط کے مسلمانوں کا اتحاد ہی یورپ کے مستقبل کے لئے خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔

اخیر میں انہوں نے یہ طے کیا کہ نہرِ سویز کے مشرق میں ایک ایسی مغربی یہودی قومیت کو پیدا کیا جائے جو عرب اور مسلمانوں کی دشمن ہو تا کہ مسلمان متفرق و منتشر رہیں، اور اس طرح سے برطانیہ نے اس عالمی صہیونیت کے ساتھ تعاون و اتحاد کی بنیاد رکھ دی جو فلسطین میں ایک یہودی حکومت کے قیام کی دعویدار تھی۔(۲)

خامساً: مسلمان عورت کو بگاڑنا: جس کا طریقہ یہ ہو کہ عورت کی آزادی کے سلسلہ میں جو جماعتیں کام کریں ان کا خوب خیال رکھا جائے، اور عورت کے حقوق کے سلسلہ میں گرما گرم بحثیں کی جائیں، اور اس کو مرد کے مساوی قرار دیا جائے، اور اسلامی نظام میں کئی بیویوں کے رکھنے اور طلاق دینے کی اجازت کی مخالفت کی جائے، اور اس سب کا مقصد شبہات کا پیدا کرنا اور یہ بتلانا ہو کہ اسلامی شریعت اس دور کے لئے لائق عمل نہیں، اور زندگی کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتی،

۱۔ جذور البلاء (ص۔۲۰۱۲) ۲۔ المؤامرة ومعركة المصير، (ص۔۲۵)۔

اور اس میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کئے جائیں۔ مسیحیت کی تبلیغ کی ذمہ دار جماعت کے سربراہ پادری زویمر نے ''آج کا عالمِ اسلامی'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں اس نے لکھا ہے کہ:

> توحید پر مبنی کوئی عقیدہ آج تک اس پر اتنی سختی کے ساتھ کاربند نہیں جتنا دین اسلام اس پر کاربند ہے، جو ایشیا اور افریقہ جیسے وسیع علاقوں میں چھا گیا ہے اور دو سو ملین افراد میں اس نے اپنے عقیدے، شریعت اور رسم ورواج کو پھیلا دیا ہے اور لغت عربی سے ان کا تعلق وارتباط نہایت مستحکم کردیا ہے، چنانچہ اب وہ ایسے بن گئے ہیں جیسے کہ مقطم پہاڑ پرتہ بہ تہ آثارِ قدیمہ یا عمارت کے ٹوٹے ہوئے اجزاء یا وہ پہاڑوں کے اس سلسلہ کی طرح ہیں جو بادلوں سے ٹکرا رہا ہو اور وہ بادل آسمان تک پہنچ رہے ہوں، اور ان کی چوٹیاں توحید کے نور سے منور ہوں، اور اس کے نشیبی علاقے تعدد ازدواج اور عورت کے انحطاط میں مست ہیں۔ (۱)

پھر اس دشمنِ اسلام نے اپنا کلام مبلغین مسیحیت کو اس نصیحت پر ختم کیا کہ انہیں مایوس نہیں ہونا چاہئے، اس لئے کہ عورت کی آزادی کا کیڑہ اسلامی معاشرہ کی ہڈی کو کھوکھلا کردے گا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ:

> مبشرین کو چاہئے کہ اگر وہ مسلمانوں میں اپنی تبلیغ کا نتیجہ کمزور اور ضعیف پائیں تو اس سے مایوس نہ ہوں، اس لئے کہ یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں یورپی علوم اور عورت کی آزادی کی جانب بہت زیادہ میلان پیدا ہوگیا ہے۔ (۲)

اور مشہور فرانسیسی کاتب ''مسیو اتین لامی'' نے ایک فرانسیسی مجلّہ ''العالمین'' کی ۵؍ستمبر ۱۹۰۱ء کی اشاعت میں اسلام کی بیخ کنی کے لئے یہ خطرناک سازش نشر کی ہے۔

اس نے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ مسلمانوں کے بچوں کی تربیت کا طریقہ خواہ اس کا وہ اثر کیوں نہ ہو جو ہم نے بیان کیا ہے، لیکن لڑکیوں کو راہباؤں کے اسکولوں میں تربیت دینے سے

۱۔ کتاب الغارۃ علی العالم الاسلامی (ص۔۳۳) ۲۔ کتاب الغارۃ علی الاسلامی (ص۔۴۷)۔

ہمارا حقیقی مقصد بہت زیادہ پورا ہوگا، اور جس مقصد کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں اس تک ہم بہت جلد پہنچ جائیں گے، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ لڑکیوں کو اس طریقے سے تعلیم دینا ہی وہ منفرد طریقہ ہے جس سے ہم اسلام کو مسلمانوں کے ہاتھوں ہی سے ختم کر سکتے ہیں۔

اور مبشرہ آن میلیگان کہتی ہے:

> ہم اس حد تک کامیاب ہو گئے ہیں کہ ہم نے قاہرہ کے لڑکیوں کے کالج میں ایسی لڑکیوں کو اکٹھا کر لیا ہے جن کے والدین باشا اور بک ہیں۔ قاہرہ کے علاوہ کوئی ایسی جگہ موجود نہیں ہے جہاں ہمارے لئے یہ ممکن ہو کہ ہم وہاں مسلمان لڑکیوں کی اتنی بڑی تعداد کو مسیحی اثرات کے ماتحت جمع کر سکیں، بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس اسکول کے راستہ سے زیادہ کوئی ایسا مختصر راستہ نہیں جس سے اسلام کے قلعے کو پاش پاش کیا جا سکے۔ (۱)

محترم قارئینِ فقہ اسلامی! آپ نے عیسائیوں کی ان گندی سازشوں و منصوبوں میں سے بعض کو پہچان لیا جن کے جال کو وہ ہمارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی نفوس سے اسلامی عقیدے کے مٹانے اور ان کے اور اسلام کے درمیان رابطہ و تعلق کو ختم کرنے کے لئے بچھا رہے ہیں۔

آپ نے یہ جان لیا کہ ان کا سب سے بڑا مقصد مسلمان معاشرہ کو بگاڑنا و خراب کرنا ہے، تاکہ اس کے تمام افراد لڑکے اور لڑکیاں گناہگار آزادی کی بھٹی اور بدکردار اباحیت کے میدانوں میں سرگردان و مستانہ وار ان کے دوش بدوش چلیں۔

اگر آپ نے یہ پہچان لیا ہے تو پھر آپ اپنی اس ذمہ داری کا اچھی طرح سے اندازہ کر لیجئے جو اللہ نے آپ پر ڈالی ہے، تاکہ آپ صحیح طریقے سے اس کو پورا کر سکیں، اور انجامِ کار میں اپنے بچوں کی تربیت اور خاندان کی اصلاح میں اس کے اعلیٰ ترین ثمرات حاصل کر سکیں۔

ج۔ یہودیت اور ماسونیت کے منصوبے و سازشیں:

یہود پر اللہ کی لعنت ہو یہ حیلہ و مکر کے مختلف طریقے اختیار کرتے رہتے ہیں تاکہ اپنی اغراض و خواہشات کے مطابق روئے زمین پر تسلط حاصل کریں اور تمام عالم پر اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیں، اور انہوں نے اپنے منصوبوں کو کامیاب کرنے کیلئے اپنے سامنے دو بنیادی ہدف رکھے ہیں:

۱۔ کتاب الغارۃ علی العالم اسلامی (ص۔۴۷)۔

پہلا ہدف: قوموں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور بعض کو بعض کے خلاف بھڑکانا اور ان کے درمیان جنگیں کھڑی کرنا اور ان قوموں میں فتنوں کو ہوا دینا۔

دوسرا ہدف: قوموں کے عقائد خراب کرنا، اور ان کے اخلاق اور نظام اور دینی ذوق کو خراب کرنا، اور انہیں اللہ کے راستے سے دور کرنا۔

اس سب کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہ قومیں اپنی قوت، عزت و کرامت اور ان کے عوامل و اسباب کو کھو بیٹھیں تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہود کے نفوذ اور ماتحتی میں آجائیں، تاکہ کسی بھی قوم کا نہ کوئی مقام ہو اور نہ عالم میں کوئی طاقت وقوت، ان یہودیوں نے قوموں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور ان کو بگاڑنے کے لئے جو حیلے اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک منصوبہ خفیہ (در پردہ) جماعتوں اور جمعیتوں کا قیام بھی ہے اور غالباً ان تمام جمعیات اور جماعتوں میں سب سے اہم اور چوٹی کی جماعت ''الجمعیۃ الماسونیۃ'' ہے۔

استاذ عبدالرحمٰن جنکہ اپنی کتاب ''مکائد یہودیۃ'' ص ۲۱۹ پر لکھتے ہیں:

> اس جمعیت (جس کے اغراض و مقاصد نہایت رازداری کے ساتھ مخفی رکھے جاتے ہیں) کی تاریخ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ یہ ان بین الاقوامی خفیہ جمعیات میں سب سے خطرناک جماعت ہے جس نے امتوں اور قوموں کی تاریخ میں نہایت خطرناک کردار ادا کئے ہیں، اور جس نے بہت سے قبیلوں کے انجام پر بالواسطہ بہت بڑا اثر چھوڑا ہے، اور عالم کے بہت سے ممالک کی سیاست پر اس نے اس طرح کی حکومت کی ہے کہ ان حکومتوں کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ وہ اس یہودی سازش کا شکار ہوئی ہیں جو ان میں ان ماسونی مجالس و محفلوں کی وجہ سے اثر انداز ہوئی تھی، جن کے پیچھے ان مکار یہودی سازشی ہاتھوں نے حرکت کی تھی جو اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہتے تھے، حالانکہ وہی لوگ درحقیقت ان فکری، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور جنگی منصوبوں اور سازشوں کے محرک اور کرتا دھرتا تھے۔

جن ممالک میں ماسونی جماعتیں موجود ہیں، اگر وہاں ان کے جاسوسوں کی بڑی جماعت موجود نہ ہوتی تو وہ ہرگز کبھی بین الاقوامی یہودیت کے مفاد کے کام نہ کر پاتے، مگر یہ کہ وہ ماسونی

جمعیت جس کی باگ ڈور تمام عالم میں یہود کے پوپ اور بڑے لوگ تھامے ہوئے ہیں یہ جمعیت ہی ان کی اغراض کیلئے آلہ کا کام کرتی ہے جس کے تحت افراد اس طرح کام کرگزرتے ہیں کہ انہیں نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں جارہے ہیں اور نہ یہ سمجھ میں آتا ہے کہ وہ کس کے لئے کام کررہے ہیں۔

محققین کو اس وقت سخت حیرت ودہشت کا سامنا کرنا پڑا جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ عالمی عظیم جنگیں یہود کی وجہ سے ہی رونما ہوئیں تھیں، اور اس کی آگ کے بھڑکانے والے یہ یہود ہی تھے جنہوں نے یہ آگ ماسونی جماعتوں اور ان سے منسلک عالمی مجالس کے ذریعہ بھڑکائی تھی۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ماسونیت ہمارے عربی واسلامی معاشروں میں بھی رچ بس گئی ہے، اور اس کے بنیادی اصولوں کو ہمارے بہت سے مالداروں اور عزت و جاہ ومنصب والوں اور حکومت وسلطنت کے ارباب حل وعقد نے بھی اختیار کرلیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ آنے والے ایام میں عالمی ماسونیت اپنے ان رفقاء کے ذریعہ جو سلطنت ومرتبہ کے مالک ہیں اسرائیل کو تسلیم کرنے اور قضیۂ فلسطین کے خاتمہ کے لئے جو بڑے ممالک اس دورِ حاضر میں مصالحت کی دعوت دے رہے ہیں ان میں کیا کچھ کر دکھائے گی۔

اور اگر مستقبل میں اسرائیل کے تسلیم کرنے کا معاملہ تحقق ہوگیا، جیسا کہ اس کے آثار ابھی سے ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں تو ہم اچھی طرح سے یہ سمجھ لیں گے کہ فلسطین کے مسئلہ کے خاتمہ کے لئے ان خطرناک سازشوں کے پیچھے ماسونی یہودی سازشیں اور منصوبے ہی کارفرما تھے، اور اس منصوبے وسازش کے نافذ کرانے والے وہ کرائے کے جاسوس وخرید کردہ حکام ہیں جنہوں نے اپنے ضمیر کو شیطان کے ہاتھ بیچ دیا ہے اور عہد وپیمان میں خیانت کی ہے اور انہوں نے اپنے اس مجرمانہ کرتوت کے ذریعہ یہ ظاہر کردیا ہے کہ ان کا عالمی ماسونیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ورابطہ ہے، یا وہ اس کے لئے کام کررہے ہیں خواہ وہ یہ سمجھیں یا نہ سمجھیں، بہرحال تاریخ اس عظیم خیانت کی وجہ سے ان کو نیست ونابود کردے گی، اور قیامت تک ان پر اللہ تعالی اور تاریخ اور تمام مسلمان قوموں کی لعنت برستی رہے گی۔

اس وقت ہم ماسونیت کی تأسیس اور ان کے مراتب کے سلسلہ میں بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ اس کے رموز واسرار اور طریقوں کو کھول کر بیان کرنا چاہتے ہیں، جو شخص ان سب حقائق پر مطلع ہونا چاہے تو اسے چاہئے کہ استاد جنکہ کی کتاب "مکائد یہودیہ" ملاحظہ کرلے وہاں تشفی کا پورا سامان موجود ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

ہم اس وقت جو کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ادیان و مذاہب سے جنگ، اور اخلاق کی گراوٹ، اور انسانی معاشروں کو ادھر ادھر خراب کرنے کے لئے یہودی ماسونیت کی جو سازشیں اور منصوبے ہیں ان سے پردہ ہٹا دیں۔

اب قارئینِ کرام کی خدمت میں ان منصوبوں میں سے بعض اہم ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔(۱)

- یہود نے اپنے پروٹوکول میں ان گمراہ کن آراء کا اعلان کیا ہے تاکہ لوگوں کے عقائد، ضمیروں اور عقول کو خراب کر سکیں، اور انہوں نے یہودی و غیر یہودی ان شخصیات کے افکار کو اختیار کر لیا ہے جو دینی عقیدے کے خاتمہ کی دعوت دیتی ہیں اور شریفانہ اخلاق کے بنیادی اصولوں کا جنازہ نکالنا چاہتی ہیں۔
- یہ لوگ علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس ''فرائڈ'' کی آراء کو اختیار کر لیا ہے جو انسان کے کردار سے متعلق ہر چیز کی تفسیر جنسی جذبات اور شہوات و خواہشات میں بہہ جانے سے کرتا ہے۔
- انہوں نے اس کارل مارکس کی آراء اختیار کر لی ہیں جس نے بہت سے لوگوں کے قلوب اور ضمائر و عقول کو خراب کر ڈالا، اور مذاہب و ادیان کو لغو و بے کار گردانا، اور الوہیت و خدائیت کے عقیدہ کی مخالفت کی، اور جب کارل مارکس سے یہ کہا گیا کہ عقیدۂ الوہیت کا بدل کیا ہے؟ تو اس نے کہا اس کا بدل سیر و سیاحت ہے۔ لوگوں کو عقیدۂ الوہیت سے ہٹا کر کھیل کود میں مشغول کر دو۔
- انہوں نے اس نیتشہ کی آراء کو لے لیا ہے جس نے اخلاق کا جنازہ نکال دیا، اور ہر انسان کو اس بات کی اجازت دے دی کہ جس چیز سے چاہے مزے لوٹے چاہے اس کے لئے قتل و غارت، خونریزی و تخریب کیوں نہ اختیار کرنی پڑے۔

۱۔ ان منصوبوں و سازشوں کا اصل مرجع استاذ عبدالرحمٰن جنکہ کی کتاب ''مکائد صہیونیۃ'' (ص۔۲۳۳ تا ۲۳۸) ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

- انہوں نے اس ڈارون کی آراء کو لے لیا جس نے اس تطور و ترقی کے نظریہ کو اپنایا تھا جسے علم و فہم نے غلط قرار دیا اور اسے مہمل چیزوں کی ٹوکری کی نذر کر دیا۔(۱)
- بلکہ یہود تو یہاں تک آگے بڑھ گئے کہ انہوں نے انسانیت کو خراب کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا، اور اس کو نافذ کرنے کے لئے اطلاعات ونشریات کے وسائل اور سینما و تھیٹر کے اسٹیج اور ریڈیو و ٹیلی ویژن کے پروگراموں اور ماسونی جمعیات و تنظیموں، اور ہر خائن و جاسوس اور کرایہ کے صاحب قلم سے کام لیا، اور اپنے مکر و خبث اور بد باطنی سے اس بات پر قادر ہو گئے کہ ثقافت، تہذیب، فنون، کھیل کود اور بے حیائی کے اڈوں و مراکز وغیرہ کے ذریعے قوموں کو خراب کریں، جیسے کہ وہ اپنی عیاری و چالاکی اور قطع و برید سے اس بات پر بھی قادر ہو گئے کہ یورپ و امریکہ اور مشرق کی اکثر یونیورسٹیوں کی علم نفس اور علم الاجتماع (معاشرتی علوم) کی کرسیوں (Chairs) پر قبضہ کریں، تا کہ ان دو علموں کے راستہ سے لوگوں کے اخلاق وعقائد کو خراب کریں، اور انہوں نے اپنے خبیث منصوبے کو نافذ کیا، اور اس طرح سے تقریباً ان شعبوں کی ایسی کرسیوں (Chairs) پر قابض ہو گئے، تا کہ تمام عالم کی فکری، نفسیاتی اور فلسفیاتی قیادت ان کے ہاتھ میں رہے۔
- لیجئے اب وہ بات بھی سن لیجئے جو یہ لوگ نویں پروٹوکول میں کہتے ہیں: غیر یہودیوں کو ان بنیادی چیزوں کی تعلیم کے ذریعے جنہیں اگر چہ ہم خود ہی بتلاتے ہیں لیکن ہم انہیں غلط اور باطل سمجھتے ہیں ان کے ذریعے ہم ان کو گمراہ کرنے اور ان کے اخلاق بگاڑنے اور بے وقوف بنانے پر قادر ہو گئے ہیں۔
- اور تیرہویں پروٹوکول میں کہتے ہیں: غیر یہودی قوموں کے عوام کو اس بات سے دور رکھنے کے لئے کہ وہ خود بخود ہمارے کسی نئے منصوبے پر مطلع ہوں ہم ان کو مختلف قسم کے کھیل کود اور لہو ولعب اور اس طرح کی چیزوں میں مشغول کر دیں گے، اور عنقریب ہم اخبارات میں ایک اعلان کے ذریعے لوگوں کو ہر قسم کے مقابلوں کے پروگراموں میں شرکت کی دعوت دیں گے جیسے کہ فن اور کھیل وغیرہ، تفریح کا یہ نیا سامان لازمی طور سے عوام کے ذہن کو ان مسائل

۱۔ ہماری کتاب ''شبہات وردود'' کا مطالعہ کیجئے۔ اس میں ڈارون کے نظریہ کا کافی وشافی تردید ہے اور اس کے بطلان کو خوب واضح کیا گیا ہے۔

سے غافل کر دے گا جو ہم ان کے درمیان کھڑے کر رہے ہیں، اور جب عوام اپنے طور پر مستقل بالذات ہو کر سوچنے کی نعمت سے تدریجاً محروم ہو جائیں گے تو سب کے سب نعروں میں ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔ اس لئے کہ صرف ہم ہی معاشرے کے وہ منفرد اعضاء و افراد ہوں گے جو اس بات کی اہلیت رکھتے ہوں گے کہ نئی فکر و سوچ کی راہیں پیش کریں، اور ان خطوط کو ہم اپنے ان وسائل کے ذریعے پیش کریں گے جو ہمارے ایسے افراد ہوں گے جن کے ہمارا حلیف و وفادار ہونے کا کسی کو شک و شبہ بھی نہ ہو گا، مثالی آزاد لوگوں کا دور اس وقت اپنی انتہاء کو پہنچ جائے گا جب ہماری حکومت تسلیم کر لی جائے گی اور یہ لوگ اس وقت ہماری بہت اچھی خدمت کریں گے۔

- پروٹوکول میں یہ بھی لکھا ہے کہ: ہمیں چاہئے کہ ہم ہر جگہ اخلاق کا جنازہ نکالنے کے لئے کام کریں، تاکہ ہمارے تسلط کی راہ ہموار ہو، فرائڈ ہمارا آدمی ہے، وہ جنسی تعلقات کو دن دہاڑے پیش کرتا رہے گا، تاکہ جوانوں کی نگاہ میں کوئی چیز بھی مقدس باقی نہ رہے، اور ان کا سب سے بڑا مقصد جنسی خواہشات کی تکمیل بن جائے، جب یہ ہو جائے گا تو اخلاق کا جنازہ نکل چکا ہو گا۔
- بلغراد کی ماسونی کانفرنس منعقدہ ۱۹۲۲ء کی قرارداد میں ان کا یہ قول تحریر ہے کہ: ہمیں یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم ماسونی لوگ دین کے دشمن ہیں اور ہمیں دین کے آثار و علامات کے خاتمے کی کوشش میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنا چاہئے۔
- ماسونی مشرقِ اعظم ۱۹۱۳ء کی قرارداد میں لکھا ہے کہ: عنقریب انسانیت ہی کو مقصود بنا لیا جائے گا خدا کو چھوڑ دیا جائے گا۔
- اور انٹرنیشنل ماسونی کانفرنس منعقدہ ۱۹۰۰ء کی قرارداد میں یہ لکھا ہے کہ ہم صرف اس پر اکتفا نہیں کریں گے کہ دینداروں پر فتح حاصل کر لیں ان کی عبادت گاہوں پر غلبہ حاصل کر لیں، ہمارا بنیادی اور اصلی مقصد ان لوگوں کے وجود کو ختم کرنا ہے۔
- ماسونی مجلہ اکاسیا ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے کہ: دین کے خلاف جہاد و مقابلہ اپنی انتہا کو اس وقت پہنچے گا جب دین کو حکومت سے جدا کر دیا جائے، ماسونیت دین کی جگہ لے لے، اور اس کی محافل عبادت گاہوں کی جگہ لے لیں۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

محترم قارئین غور فرمائیے کہ ان خبیث و عیارانہ منصوبوں سے یہودیت و ماسونیت کیا چاہتی ہے؟ بلا شک وشبہ ان کا مقصد یہ ہے کہ بنو اسرائیل کی عزت دوبارہ قائم ہو، اور فرات سے نیل تک ان کی عظیم حکومت کی تاسیس ہو، پھر تمام عالم پر قبضہ کیا جا سکے، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کے جو وسائل ہیں ان میں روئے زمین سے تمام آسمانی دینوں اور اخلاقی و معاشرتی و اقتصادی مذاہب کا خاتمہ اور صرف اور صرف یہودیت کے جھنڈے کی سربلندی ہے، اور فلسطین میں اسرائیلی حکومت کا قیام ان مکارانہ سازشوں ہی کا کرشمہ ہے جن سے ماسونی محفلوں نے اپنے اغراض پورے کرنے کے لئے کام لیا۔

محترم قارئین! جب آپ نے یہ سب کچھ جان لیا تو پھر آپ کو اپنی کوشش و جدوجہد کو دوگنا کر دینا چاہئے، اور نوجوان نسل کی ایمانی و اخلاقی تربیت اور فکری ونفسیاتی تعمیر کے لئے اپنے عزم کو تیز کر لینا چاہئے، تاکہ یہودی سازشیں ان کے عقیدہ کو جھنجھوڑ نہ سکیں اور ان کے اخلاق کو تباہ نہ کر سکیں۔

د۔ استعماری منصوبے اور سازشیں:

استعماری سازشوں سے میری مراد وہ منصوبے ہیں جن کا اسلام سے جنگ کرنے، اور مسلمانوں کو ان کے عظیم مقصد جہاد فی سبیل اللہ سے ہٹانے، اور اسلامی معاشرے کو آزادی وشہوت پرستی میں غرق کرنے میں عیسائیت اور استشراق کا بہت گہرا ربط و تعلق ہے، ان منصوبوں کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان چیزوں میں پھنسا کر اسلامی عقیدے سے عاری و تہی دست کر دیا جائے اور انہیں ایک ایسا حیوان بنا دیا جائے جس کا دنیاوی زندگی میں سوائے خواہشات نفس کے پورا کرنے اور ذلالت و رذالت کی کیچڑ میں دھنسنے کے اور کوئی کام نہ ہو، نہ اسے عظمت و بڑائی تک پہنچنے کی خواہش ہو اور نہ دنیا میں کوئی عظیم کام انجام دینے کی تمنا ہو۔

- استعماری ایجنٹوں کا ایک بڑا آدمی لکھتا ہے کہ: شراب کا جام اور گانے والی عورتیں امت محمدیہ کو پارہ پارہ کرنے میں ہزار توپوں سے زیادہ اثر رکھتے ہیں، اس لئے اس امت کو مادیت و شہوت پرستی میں غرق کر دو۔
- اور اس سے قبل ہم پادری زویمر کا وہ بیان نقل کر چکے ہیں جو اس نے (عیسائی مبلغین) کی

فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب (سنن ابوداود وترمذی)

کانفرنس میں دیا تھا کہ:......آپ لوگوں نے مسلمانوں کے دیار میں ایک ایسی نئی پود تیار کر لی ہے جو اللہ سے تعلق کو نہیں جانتی، اور نہ اس کو جاننا چاہتی ہے، اور آپ لوگوں نے مسلمان کو اسلام سے نکال دیا اگر چہ مسیحیت میں داخل نہیں کیا......جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کی نئی نسل استعمار کی خواہش و مرضی کے مطابق تیار ہوگئی ہے اب اسے عظیم کاموں کی کوئی فکر نہیں اور وہ راحت پسند وست ہے، اور دنیا میں اس کا مطمح صرف شہوت پرستی ہی ہے، وہ اگر تعلیم حاصل کرتا ہے تو شہوت پرستی کے لئے اور اگر وہ ترقی کر کے کسی عظیم منصب تک پہنچتا ہے تو شہوت پرستی ہی کے لئے۔

راندولف چرچل نے ۱۹۶۷ء میں سقوطِ قدس کے بعد کہا تھا کہ:

قدس کو مسلمانوں کے قبضہ سے نکالنا یہود اور عیسائیوں دونوں کا ایک جیسا خواب تھا، اس سے عیسائی یہودیوں سے کم خوش نہیں ہیں، قدس مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا اور یہودی کنیسہ نے قدس کو یہودی قدس کے ساتھ ضم کرنے کے سلسلہ میں تین قراردادیں جاری کی ہیں، اور اس کے بعد مسلمانوں اور یہود کے درمیان جو بھی گفت وشنید ہوگی اس کی وجہ سے قدس مسلمانوں کو دوبارہ کبھی نہیں ملے گا۔

قارئینِ کرام! اخیر میں یہ بات بھی سامنے رکھئے کہ آپ مسلمان ممالک میں جاسوسی اور دوسروں کے لئے کام کرنے والے ایسے ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں سے قطعاً بے خبر نہ رہیں، جو ملحد شیوعیت اور حاسد ترین عیسائیت اور مکار ماسونیت اور گمراہ کن استعماری مذاہب سے گہرا ربط و تعلق رکھتے ہیں، اور سرزمین اسلام اور اسلامی معاشروں میں ہر جگہ اباحیت و آزادی اور کفر کی بنیادی باتیں پھیلانے میں صبح و شام مصروف رہتے ہیں۔

جان لینا چاہئے کہ ان خائن ایجنٹوں میں سے ہر جماعت کے کچھ عناصر ہیں جو مستقل کام کرتے رہتے ہیں اور ان کے کام کرنے کے مختلف اسلوب ہیں اور ان کے بہت گہرے بنیادی اصول اور نئی نئی تنظیمیں بھی ہیں۔

دم چھلوں اور ذہنی غلاموں کی یہ جماعتیں آپ کے بیٹے اور بیٹی سے ایمان و اسلام کا عقیدہ اور اخلاق و شرافت کو چوری کرنے میں ایک دوسرے سے باہم متحد، معاون و مددگار ہوتی ہیں،

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

تاکہ بچے کے پاس کوئی ایسی چیز باقی نہ رہے جس کا نام ایمان، اخلاق یا شرافت ہے، اور ان خائن جماعتوں کی نظر میں یہ چیز اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک بچہ تشکیک (شک و شبہ) آزادی اور اباحیت کے مختلف مراحل سے نہ گزر جائے، ان مراحل سے گزرنے کے بعد وہ بچہ ہر اس مقدس و اچھی چیز کو پھینک دیتا اور دور کر دیتا ہے جو ادیان و شریعتیں لے کر آئی ہیں۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنے ضمیر کو شیطان کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے وہ ملک کے طول و عرض میں ادھر ادھر سب جگہ منتشر اور مضبوط حیثیت کے مالک ہوتے ہیں، یہ سرکاری ملازمتوں، ریڈیو، ٹیلیویژن، تعلیمی میدان، کارخانوں، کمپنیوں غرضیکہ ہر جگہ گھسے ہوئے ہیں۔

فساد کے پھیلانے، گمراہ کرنے، اور الحاد کے دام میں پھنسانے کے لئے ان کے پاس مختلف وسائل ہیں۔ کبھی اخبارات سے کام لیتے ہیں، اور کبھی ریڈیو کی نشریات سے، اور کبھی ٹیلیویژن کے ڈراموں اور اسٹیج سے، اور کبھی عوامی اسٹیج کے ڈراموں اور میلوں سے، اور کبھی ثقافتی مراکز اور تقاریر کی مجالس سے، اور کبھی مختلف قسم کی تنظیموں کے افتتاح سے، یہ وسائل اس کے علاوہ ہیں جو وہ نظامِ تعلیم اور یونیورسٹیوں میں مستقل منظم طریقے سے کافرانہ نظریات پھیلاتے رہتے ہیں، اور سازش و فساد کے لئے خصوصی ملاقاتیں کرتے ہیں۔ ان ایجنٹوں کے پاس گمراہ کرنے، بگاڑنے اور گفت و شنید کے بھی بہت سے اسلوب ہیں جن سے وہ بچے کے عقیدے، افکار اور اخلاق پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔

- ان کے طریقوں اور اسالیب میں سے یہ بھی ہے کہ بچہ جب فارغ ہوتا ہے تو یہ اسے ملازمت، جاہ و منصب کا لالچ دیتے ہیں۔ اور جب وہ ان میں سے کسی تنظیم میں شامل ہو جاتا ہے تو بڑے مرتبہ و عہدہ تک پہنچ جاتا ہے۔
- ان کے اسالیب میں سے بچے کو مغربی ثقافت و ترقی، یا مشرقی بنیادی چیزوں کے ذریعہ گمراہ کرنا بھی ایک طریقہ ہے۔ یہ لوگ ان کے سامنے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مشرقی ثقافت اصول و نظریات والے عزت و بلندی کو اس وقت پہنچے جب انہوں نے دین کو ایک طرف ڈال دیا۔
- ان کے اسالیب میں سے یہ بھی ہے کہ بچے کو خدا کے اعتقاد کے سلسلہ میں شک میں ڈالنا، مثلاً یہ کہنا کہ اگر اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے تو اس کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یا یہ کہ اگر ہم اللہ کو دیکھ نہیں رہے ہیں تو پھر وہ موجود بھی نہیں ہے، اسی طرح کے غلط اور باطل شکوک و شبہات کا

پیدا کرنا، اور ان کے سلسلہ میں اشکالات وسوالات کرنا۔(۱)

- ان کا طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ بچے کو اسلامی نظام کے بارے میں شک و شبہ میں ڈال دیتے ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کا زمانہ گزر چکا ہے، اور اس کے اغراض و مقاصد ایک زمانے سے ختم ہو چکے ہیں، لہٰذا یہ اسلام ایٹم، بجلی اور علم کے دور کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔
- ان کا طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بچے کو یہ باور کراتے ہیں کہ اسلام نے عورت پر پردہ لازم کیا ہے اور اس کو گھر کی چہار دیواری میں بند کر دیا، اور اس کو مرد کا غلام اور ذلیل وحقیر بنا دیا ہے اس کے لئے یہ قطعاً ممکن نہیں ہے کہ وہ حقوق کے حصول اور عزت و کرامت کی چوٹی تک پہنچے مگر یہ کہ وہ ان تمام قیود سے آزاد ہو جائے جو اسلام نے لاگو کی ہیں، اور ہر اس اچھی چیز کو چھوڑ دے جو دین نے پیش کی ہے۔(۲)
- ان کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بچے کو آزادی، شہوت پرستی، بے حیائی اور زنا کی طرف یہ کہہ کر ترغیب دی جائے کہ جنسی شہوت کے داعیہ پر بھی لبیک کہنا چاہئے، اور جنسی جوش اور نفسیاتی انضباط سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ مختلف قسم کے اسالیب اور باطل قسم کے شکوک وشبہات اور گندے قسم کی بہکانے والی تدبیریں:

ذالک قولهم بافواهم ط یضاهئون قول الذین کفروا من قبل ط قتلهم الله ج انی یؤفکون ٥ (التوبہ: ۳۰)

یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے، ریس کرنے لگے اگلے کافروں کی بات کی، اللہ ان کو ہلاک کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔ یہ خائن ایجنٹ جو شبہات پیدا کرتے اور شک و شبہ ڈالتے ہیں اس سے ان کا مقصد وغرض کیا ہے؟ بلاشبہ ان کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مؤمن قوموں کے انجام اور اسلامی معاشروں کو اپنے ان سربراہوں کی گاڑی کے ساتھ باندھ دیں جو کافرانہ

۱۔ ملاحظہ کیجئے، ہماری کتاب ''شبہات وردود'' اس میں ان شبہات کی تردید میں نہایت مضبوط دلیلیں پیش کی گئی ہیں جو یہ لوگ پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ ملاحظہ کیجئے ڈاکٹر نورالدین عتر کی کتاب ''ماذا عن المرأة'' اور استاذ وہبی سلیمان غاوجی کی کتاب ''المرأة المسلمة'' ان دونوں کتابوں میں فاسد خیالات وافکار کی بہت عمدہ تردید کی گئی ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

عقیدے اور گمراہ کن مذاہب اور مخرب نظاموں کے مالک ہیں، تاکہ مسلمان نوجوان اور مسلمان عورت کے پاس اسلام نامی کوئی چیز باقی نہ رہے، یا ان کے یہاں عیب، حیا یا حرام نامی کوئی چیز باقی نہ رہے۔

اگر یہ کمینے عیار ایجنٹ اس گمراہی وکجی کے پھیلانے میں کامیاب ہوگئے اور ان کو یہ موقعہ دے دیا گیا کہ وہ اپنے مکر کا بازار گرم کرلیں، اور اس کے لئے متحد ہو جائیں، اور اپنے زہر اور کفریات کو پھیلا دیں، اور ہماری طرف سے ان کی کوئی مدافعت و مقاومت نہ ہوئی، اور ہم نے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کیا، اور رہنمائی، تلقین و تربیت کا اہتمام نہ کیا، تو خدا نہ کرے پھر انجام یہ ہوگا کہ اسلامی معاشرے لازمی طور سے اباحیت و آزادی اور الحاد کی جانب آگے بڑھیں گے، اور کھلم کھلا وہ حتمی طور سے مشرقی یا مغربی گاڑی کے ساتھ جت جائیں گے، یا آپ چاہیں تو یہ کہہ دیں کہ وہ شیوعی (کمیونسٹ) یا راسمالی (سرمایہ دارانہ) نظام سے وابستہ ہو جائیں گے، اور اس وقت ہم دائمی رسوائی کو پہنچ گئے ہوں گے، اور گمراہی والٹے پاؤں لوٹنے کی بناء پر امت اسلامیہ کو ذلت و رسوائی اور غلامی کا شکار ہونا پڑے گا۔ اور ہم ان لوگوں میں سے بن جائیں گے جو قیامت تک کے لئے اللہ اور قوموں اور تاریخ کی لعنت کے مستحق بنے۔ اللہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر ارشاد الٰہی
[illegible]
[illegible]
کراچی

برنز کیسز یعنی جل جانے والے مریض

سستے اور آسان علاج کے لئے

ڈاکٹر فضل ارشاد الٰہی سے رابطہ قائم کریں فون: 403337

اور دینی معلومات میں اضافہ کے لئے مجلّہ فقہ اسلامی پڑھیے

مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی جدید مسائل پر خوبصورت تحقیق

چند اہم معاملات کا شرعی حکم

مشینی ذبیحہ کی شرعی حیثیت۔ مسجد میں نماز جنازہ کا مسئلہ۔ انعامی بانڈز کی خرید و فروخت۔ قربانی کی کھالوں کی رقم مسجد پر خرچ کرنا۔ بائنہ کی عدت کے دوران وقوع طلاق کا حکم۔ اور دیگر ضمنی مسائل پر ایک نئی کتاب۔

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر بلاک ۱۵ کراچی